علمی مضامین سلسلہ نمبر ۵۶

"اَلحامد ٹرسٹ" نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد و اخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (اِدارہ)

اَرضِ دیوبند [1]

شادباش و شادزی اے سرزمین دیوبند
ہند میں تو نے کیا اِسلام کا جھنڈا بلند

(ظفر علی خاں مرحوم)

جن حضرات نے دیوبند رہ کر تعلیم حاصل کی ہے وہ خصوصًا اِن معلومات سے محظوظ ہوں گے۔

محلِ وقوع :

شمالی ہند میں ۲۹/درجہ ۵۸/دقیقے عرض البلد اور ۷۷/درجے ۳۵/دقیقے طول البلد پر ضلع سہارنپور کے متعلقات میں ایک قصبہ ہے کہا جاتا ہے کہ اِس کا قیام طوفانِ نوح کے بعد ہوا۔

---

[1] معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اِس کا نام "دیبن" تھا بعد میں "دیوبند" کہلانے لگا جیسے کہ آگے شیخ علاؤ الدین چشتی (م : ۹۷۶ھ) کے ملفوظ سے معلوم ہوگا۔ ملا عبدالقادر بدایونی نے بھی شیخ دانیال عثمانیؒ (جو ساتویں صدی ہجری میں گزرے ہیں) کے لیے اَپنے عقیدت مندانہ سلام میں "دیبن" کا لفظ اِستعمال کیا ہے۔

شیخ عثمانی کہ بُد دَر پارسائی بے عدیل
نازلِ دیہہ منونہ ، اَصلِ دیبن را سلام

(ماخوذ اَز تاریخ دیوبند ص ۶۴)

(بقیہ حاشیہ اَگلے صفحہ پر)

کوہ ہمالیہ ١ کے قریب سہارنپور ٢ واقع ہے اِس کے مشرق میں بجنور مغرب میں ضلع کرنال اَور جنوب میں مظفر نگر ہے۔

یہ ضلع علاقہ دوآبہ میں واقع ہے اِس کے مشرق میں دَریائے گنگا اَور مغرب میں دَریائے جمنا ہے۔ اِن دونوں دَریاؤں کے درمیان جو شہر ہیں وہ علاقہ دوآبہ میں واقع کہلاتے ہیں۔

دارُالعلوم کی رُوداد ١٣٠١ھ میں تحریر ہے :

''یہ قصبہ ہمیشہ سے اپنے گرد و نواح کے جملہ مقامات اَور دیہات میں آب و ہوا کی عمدگی اَور خوبی میں مشہور رہا ہے اَلبتہ نہر کے جاری ہونے کے بعد سے آب و ہوا میں سابقہ اِعتدال باقی نہیں رہا۔ دیوبند سہارنپور اَور دہلی کے درمیان دہلی سے جانبِ شمال تقریبًا نوے میل دُور (١٤٤ رکلومیٹر) اَور سہانپور سے بیس میل جانب جنوب واقع ہے۔''

صاحبِ تاریخ دیوبند تحریر فرماتے ہیں کہ

(بقیہ حاشیہ ص ١٥) میں نے اَپنے رشتہ داروں سے ''دیوی بن'' نام بھی سنا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ اِس کا مسجّع و مقفّٰی نام یہ ہے ''دیوی بن برلبِ دَریائے گنگ'' ہوسکتا ہے کہ قدیم زمانہ میں جہاں آبادی ہوگی اُس کے قریب سے دَریائے گنگا تک کوئی بن ہو۔ وہ حضرات یہ بھی فرماتے تھے کہ پہلے دَریا قریب بہتا تھا پھر دُور ہٹ گیا اَور راستہ بدل لیا، واللّٰہ اعلم۔ حامد میاں غفرلہٗ

١ بحوالہ ''شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ'' اَز اِقبال حسن خاں پی ایچ ڈی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (اِقبال خاں نے شیخ الہندؒ پر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے پی ایچ ڈی کیا ہے) و تاریخ دیوبند مصنفہ سیّد محبوب رضوی طبع دوم مطبوعہ آزاد پریس دیوبند شائع کردہ علمی مرکز دیوبند۔

٢ ٧٢٦ھ/١٣٦٤ء میں بعہد غیاث الدین تغلق ایک بزرگ شاہ ہارون چشتیؒ کے قیام سے سہارنپور کی آبادی کا آغاز ہوا چنانچہ اِبتداءً شاہ ہارون پور کے نام سے موسوم رہا پھر کثرتِ اِستعمال سے سہارنپور ہوگیا ''شہر پرزیب'' اِس کا تاریخی نام ہے۔ (بحوالہ جغرافیہ سہارنپور ص ٩ مطبوعہ ١٨٦٨ء اَز تاریخ دیوبند ص ٤٣)

''زمانہ قدیم میں کوروا ور پانڈو کی وہ عظیم جنگ جو''مہا بھارت'' کے نام سے موسوم ہے جس میدان میں لڑی گئی اُس کی طویل و عریض حدود میں دیو بند کی سرزمین بھی شامل ہے۔''(ص ۴۵)

اُس جنگ کا زمانہ ایک ہزار سال مسیح کا بنتا ہے۔(حاشیہ تاریخ دیو بند ص ۴۸)

تاریخ میں دیو بند کا ذکر ''مار کنڈے پُر ان'' میں ملتا ہے جس سے دیو بند کی قدامت ثابت ہے نیز یہ بھی مشہور ہے کہ کورو پانڈو کے عہدِ حکومت میں دیو بند آباد تھا۔[۱] (تاریخ دیو بند ص ۳۳)

اِمپیریل گزیٹر میں لکھا ہے :

''پانڈو نے ملک بدر ہونے کی پہلی مدت یہیں گزاری تھی یہاں کا قلعہ سالار مسعود غازی [۲] کے اَوّلین مفتوحہ قلعوں میں سے تھا۔''(تاریخ دیو بند ص ۳۴)

دیو بند کا محلّہ قلعہ غالبًا اِسی حصہ پر آباد ہے وہیں اَب تحصیل کے دفاتر اَور پولیس اسٹیشن ہے۔

اِس کی قدامت کے بارے میں حضرت شیخ الہندؒ کے والد ماجد حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اَلْھَدِیَّۃُ السَّنِیَّۃُ میں حضرت نوح علیہ السلام کے بعد سے اُس کی آبادی اِرشاد فرماتے ہیں۔

---

[۱] ہندو سنسکرتی کا ایک کیندر ص ۲ شائع کردہ نرائن نند سرستی۔(اَز تاریخ دیو بند ص ۳۳)

[۲] سالار مسعود غازی اَوائل پانچویں صدی ہجری کے ایک اُولوالعزم مجاہد اَور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اِن کے والد سالار ساہو کو سلطان محمود نے اَجمیر کی مہم میں فوج کا سالار مقرر کیا تھا۔ سالار مسعود غازی ۴۰۵ھ/۱۰۱۴ء میں پیدا ہوئے نوجوانی میں دہلی، میرٹھ، قنوج اَور بہرائچ وغیرہ مقامات کی جنگوں میں نمایاں فتوحات حاصل کیں آخر میں بہرائچ میں مقیم تھے کہ گرد و نواح کی ریاستوں نے اِن پر حملہ کیا اِس جنگ میں سالار مسعود غازی نے ۱۴؍رجب ۴۲۴ھ/۱۰۳۲ء کو جامِ شہادت نوش کیا، بہرائچ میں اِن کا مزار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔(تاریخ دیو بند ص ۳۳ و ۳۴)

اِس رسالہ میں آپ نے نہایت ہی بلند اَدیبانہ اَنداز میں دیوبند کے حالات بھی تحریر فرمائے ہیں۔قصبہ کے حالات کے بعد ایک قصیدہ مدحیہ پر رسالہ ختم فرمادیا ہے۔وہ تحریر فرماتے ہیں :

اما ديوبند فكورة قديمة وقصبة عظيمة ومدينة كريمة وبلدة فخيمة كانها اوّل عُمران عُمِر بعد الطوفان ذات المعاهد الوسيعة والمساجد الرفعيه والمعالم المشهورة والمقابر المزورة والآثار المحمودة والاخبارالمسعودة وابنية مرصوصة وامكنة محصوصة و اشجار و ثمار و منتزهات وانهار وحياض ورياض وآجام وغياض منيعة الدور رفيعة القصور قريبة الى الخير بعيدة من الشرور بلدة طيبة و رب غفور. ومذ تَشرفتُ بالمدرسة ودفن فيها مولانا محمد القاسم رحمه اللّٰه تعالٰى صارت نورًا على نور .

اطيب البلاد هواءً واحسنها لطافة وصفاءً واعجبها صباحا ومساءً واكثرها نورًا وضياءً تقوى الاجسام والارواح وتربى النفوس والاشباح ارضها موسومة معشبة وممطورة مخصبة .

طينها اللازب احكم من الجص وحماء ها المسنون اثبت من الرصاص فى الرص وبهذا يستدل على قوة امزجة سكانها وتصلب طبائع قطانها . مائها بارد سائغ عذب فرات يربو فى حسن الصفات على ماء الحياة .

مباء ة التجار ومتجر بضاعات الامصار ومحط نزاع الافاق ومناخ للنزاح والرفاق. لاسيما مذ مهد فيها سكة الحديد فصارت مغدى

للقريب ومراحا للبعيد .

وكانت قديما بجودة صنع السيوف الصقيلة معروفة وبحسن نسبح الاثواب القطنية الرصنية موصوفة . واما قصب السكر و القند فقلما يوجدان فى البلاد مثل ديوبند فى الذوق كالعسل وفى الريح كالرند فاين منها سمرقند.

واهلها اخشاهم للرحمن وارضاهم للسلطان واسمعهم للعلماء واطوعهم للفقراء . والاشراف اكثرهم من ولد السعيد الشهيد الصابر الشاكر السخى الاريحى انداهم يدا واقربهم الى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم نسبًا ومحتدا واصلاً و محفدا مجهز جيش العسرة ثالث الخلفاء والعشرة المبشرة من هاجر هجرتين وفاز بالخطتين العظيمتين سيّدنا ابى عمر و عثمان ذى النورين رضى اللّٰه تعالٰى عنه وعن جميع الصحابة والتابعين آمين يارب العالمين.

ومما تتضح به مزية هذه البلدة ونباتها كثرة ثمرة الانبه الجيدة فيها و انافتها ولطافتها فللّٰه درها من ثمرة تدل اسمها على انها من الثمار انبه و بفواكه الجنان اشبه ذات الوان رائعة و روائح طيبة فائحة واذواق لذيذة متنوعة للنفوس مطيبه . اما الالوان فمنها حمرا كالجُلّنار فكانها علقت بالشجر الاخضر نار و صفراء فاقع لونها تسرا الناظرين وتعجب بمراها الوسيم المشتاقين وخضراءُ

تزهو بخضرتها على ما تحت الخضراء . وسوداء هى لاصناف الثمار كالسويداء واما رياها فما للارواح الطيبة واياها. تفوق المسك الاذفر وتزرى بالعود و العنبر. واما اذواقها فحلاوتها احلٰى من الشهد وحموضتها اشهٰى من تعبُّس الخروب.

(اَلْهَدِيَّةُ السَّنِيَّةُ ص۱۰ مطبوعہ ۱۳۰۷ھ)

''دیوبند ایک قدیم اَور بڑا قصبہ ہے شرفاء کی بستی اَور عظیم الشان شہر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ طوفانِ نوح کی اِبتدائی بستیوں میں سے ہے۔ اِس کی عمارات و مساجد نہایت وسیع اَور بلندواقع ہوئی ہیں۔ (یہاں) آثارِ قدیمہ اَور مزاراتِ اَولیاء اللہ ہیں اِس کے آثارِ محمودہ اَور حالاتِ مبارکہ مشہور ہیں۔ اِس میں پختہ اَور مستحکم عمارتیں ہیں اَور اِس کے درختوں میں پھلوں، تفریح گاہوں، نہروں، حوض اَور باغات، جنگلات (کے ساتھ) خوش منظر جھاڑیاں ہیں، محفوظ مکانات بلند محلات ہیں، یہ شہر خیر سے قریب اَور شر سے دُور ہے جیسے اِرشادِ ربانی ہے : **بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ** [۱] مدرسہ سے اِسے شرف حاصل ہوا اَور اِسی میں مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ مدفون [۲] ہوئے تو **نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٌ** ہوگیا۔

---

[۱] بخاری طلبہ جو تحصیلِ علم کے لیے مدینہ منورہ سے آتے تھے وہاں کے سکون کو دیکھ کر کہتے تھے کہ یہاں مدینہ منورہ کی خوشبو آتی ہے۔ [۲] مجھے جناب حامد حسن صاحب عثمانی دیوبندی مرحوم و مغفور نے جو پٹواری کہلاتے تھے بیان کیا کہ حضرت نانوتوی قدس سرہٗ کی جب قبر مبارک کھودی گئی تو میں وہاں تھا قبر کے اَندر کی مٹی سے خوشبو آرہی تھی جہاں آپ کا جسمِ خاکی رکھا جانا تھا، رحمۃ اللہ علیہ۔ جناب حامد حسن صاحب اگرچہ بعض بدعات کی رُسوم بھی کیا کرتے تھے مگر اُن کو حضرت کی اِس کرامت کی وجہ سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے کافی عقیدت تھی۔ جناب حامد حسن صاحب مرحوم نے دَراز عمر پائی۔

ہوا میں عمدہ لطافت اَور صفائی کے لحاظ سے نہایت خوبصورت ہے اَور صبح و شام کی لطافت کے لحاظ سے پسندیدہ و دِلکش ہے۔ (فضاء) منور اَور روشن ہے کہ رُوح و جسم کے لیے قوت بخش ہے اَور رُوح و جسم کو اَفزائش بخشتی ہے۔

اِس کی زمین کنوانی اَور چارہ پیدا کرنے والی اَور بارش قبول کرنے والی سرسبز اَور شاداب ہے یہاں چکنی مٹی [1] چونہ سے زیادہ مضبوط اَور کہگل سیسہ کی مانند مضبوط ہے۔ اِس سے یہاں کے باشندوں کی قوت مزاجی طبائع کی پختگی پر اِستدلال کیا جا سکتا ہے۔ اِس قصبہ کا پانی ٹھنڈا پینے میں لذیذ شیریں اَور عمدہ ہے لہٰذا اَپنے حسن وصفات کے لحاظ سے آبِ حیات سے بڑھا ہوا ہے۔

یہاں تاجروں اَور شہروں کے سامانِ تجارت کی منڈی ہے، آفاق سے آنے والے پردیسیوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے، دُور دَراز کے مسافروں اَور اُن کے رفقاء کے لیے بہترین فروگاہ ہے خصوصًا جب سے ریل جاری ہوئی ہے اُس وقت سے تو قریب کے مسافروں کے لیے کھانے کا اِنتظام اَور دُور کے لوگوں کے لیے شام کے قیام وطعام کی جگہ بن گیا ہے۔

پرانے زمانے میں یہاں کی اَعلیٰ درجہ کی صیقل کی بنی ہوئی تلواریں مشہور تھیں، اِسی طرح عمدہ قسم کے سوتی کپڑے میں دیوبند مشہور تھا، گنا اَور شکر تو دیوبند جیسی شاید ہی کہیں ہوتی ہو، ذائقہ میں شہد اَور خوشبو میں زَند کی مانند ہے، اِس کی خصوصیات سے سمرقند کو کیا نسبت۔

---

[1] مٹی بہت عمدہ ہے اِس لیے وہاں ''لحد'' کا رواج ہے ''شق'' کا نہیں نیز اُس سرزمین میں سبزہ خودرَو ہے یہی حال پورے دوآبہ کا ہے۔

یہاں کے باشندے خداترس بادشاہ کے مطیع، علماء کے فرمانبردار، فقرا کی بات ماننے والے ہیں اَور دیوبند کے اَشراف کی اَکثریت حضرت سعید شہید الصابر الشاکر جو سخی اَور وسیع الاخلاق نہایت کھلے ہاتھ کے جنابِ رسالت مآب ﷺ کے اَصل اَور نسل اَور نسب میں بہت قریب تھے جنہوں نے جیشِ عسرت تیار کرایا تھا۔ خلفائے راشدین اَور عشرہ مبشرہ میں تیسرے جنہوں نے دو ہجرتیں کیں اَور دو عظیم خصوصیات حاصل کیں، سیّدنا اَبی عمرو حضرت عثمان ذی النورین کی اَولاد میں سے ہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْ جَمِیْعِ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِیْنَ آمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

نیز اُن چیزوں میں سے کہ جن سے اِس شہر کی فضیلت اَور کھل کر سامنے آتی ہے آموں کی کثرت اَور اُن کی لطافت و عمدگی ہے۔ کیا ہی عمدہ پھل ہے جن کا نام ''انبہ'' خود ہی بتلا رہا ہے کہ پھلوں میں نباہت والا اَور اَرفع ہے اَور جنت کے میووں سے بہت مشابہ ہے، دِل فریب رنگوں والے اَور عمدہ مہکتی خوشبو والے قسم قسم کے لذیز ذائقوں والے، اُن کے رنگ بعض کے تو ایسے سرخ ہوتے ہیں جیسے شگوفۂ اَنار ایسا لگتا ہے کہ سبز درخت پر آگ کی چنگاریاں لٹکا دی گئیں ہیں۔ بعض گہرے زرد رنگ ہیں دیکھنے والے کی نظر کو بھلے معلوم ہوتے ہیں اَور اَپنی بلند خوش منظری سے مشتاق لوگوں کو بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں اَور بعض سبز رنگ ہیں اَپنی سبزی میں آسمان تلے سبزیوں سے فوقیت لے جاتے ہیں اَور بعض سیاہ رنگ ہیں وہ تو پھلوں کی تمام قسموں کے دِل کا بھی اَندرونی حصہ جیسے ہیں اَور رہی اُن کی خوشبو تو کہاں عمدہ خوشبوئیں اَور کہاں یہ، یہ مشک سے بھی بڑھی ہوئی ہے اَور عود و عنبر کو (اَپنے مقابلے میں) گھٹا دیتی ہے۔

رہے ذائقے تو اُن کی شیرینی شہد سے زیادہ ہے اَور اُس کی (عجیب طرح کی) ترشی

بنسبت خَرْبُوْب کے پھلوں کے (جو سیب کی طرح مگر بے ذائقہ ہوتے ہیں، خیارِشنبر سے چپٹے ہوتے ہیں اَور دَوران میں رس ہوتا ہے) زیادہ مرغوب ہوتی ہے۔''

(اَلْھَدِیَّۃُ السَّنِیَّۃُ مطبوعہ مجتبائی دہلی ص۱۰ مطبوعہ ۱۳۰۷ھ)

اِس کے بعد ص۱۱ پر دیوبند کے تعریفی قصیدہ پر آپ نے رسالہ ختم فرمایا ہے۔

''جو حضرات دیوبند میں تعلیم پا چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہاں آم ٹوکریوں کے حساب سے بہت سستے فروخت ہوا کرتے تھے اَور اہلِ دیوبند دوپہر کو کھانے کے ساتھ اَور بعض دفعہ کھانے کے بجائے آم ہی کھایا کرتے تھے۔''

حضرت نے یہاں دیوبند کے بیروں کا ذکر نہیں فرمایا۔ یہاں کے بیر خوش رنگ گول نہایت لذیز بڑے اَور سیب کے رنگ کے ہوتے ہیں اَور اِس قدر خوشبودار ہوتے ہیں کہ چند دانوں سے کمرہ مہک اُٹھتا ہے ایسے بیر نہ کہیں دیکھے نہ سنے۔

فردوسی کے شاہنامہ میں ہے کہ جب سکندر نے ۳۳۱ قبل مسیح اِیران پر حملہ کیا تو اُس موقع پر اُس نے ہندوستان سے تلواریں منگائی تھیں۔ عرب کے لوگ سَیْفِ مُھَنَّدْ کی زمانہ جاہلیت سے تعریف کرتے آئے ہیں۔ اہلِ ہند کو فولاد سازی میں مہارت حاصل تھی اَب یہ صنعت دیوبند میں باقی نہیں رہی، تلوار چلانے کا فن قریبی زمانہ تک باقی تھا۔ تلوار کے ہاتھ کی اِتنی زیادہ اَور صفائی سے مشق کرتے تھے کہ کیلے کے تنا میں سے تلوار گزار دیتے تھے اَور اُس کے کٹ جانے کے باوجود درخت کھڑا رہتا تھا حالانکہ تلوار بیچ سے گزر چکی ہوتی تھی اَور ہلانے سے اُوپر کا تنا اَلگ گر جاتا تھا۔

اِسی طرح بنوٹ اَور لاٹھی چلانے کی عمدہ مشق کرتے تھے کہ ایک کھٹولے کے نیچے کبوتر یا کوئی پرندہ چھوڑ دیتے تھے اَور اُس پر کھڑے ہو کر لکڑی کے ہاتھ اِتنی پھرتی سے چلاتے تھے کہ پرندہ کو اَپنی چہار جانب لکڑی گومتی نظر آتی تھی اَور وہ اُس کے

نیچے سے نہ اُڑ سکتا تھا۔ اُستادانِ فن اَپنا فنی مظاہرہ اِس طرح کیا کرتے تھے۔

نیز شب ِ برات کی لڑائی جو آتش بازی کی ہوتی تھی لیکن دَرحقیقت اُس میں فریقین ایک دُوسرے پر آتش بازی کرتے تھے، اِس میں زخمی ہونا تو معمولی بات تھی۔ بعض اَوقات لوگ مربھی جاتے تھے لیکن اُن کا خون معاف ہوتا تھا یہ اُس علاقہ کے باشندوں کی بے جگری کا ثبوت ہے اُسے حکومت ِ ہند نے ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء سے ممنوع قرار دے دیا۔ (اِس کی تفصیل تاریخ دیوبند ص ۲۴۵ تا ۲۴۷ میں ہے)

۞ ۞ ۞

مجموعہ مقالاتِ حامدیہ

قرآنیات

عالمِ ربانی محدثِ کبیر

حضرت مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بانی جامعہ مدنیہ جدید و خانقاہِ حامدیہ

و اَمیر مرکزیہ جمعیت علمائے اِسلام

نظرثانی وعنوانات

شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

باہتمام

خانقاہِ حامدیہ ۱۹رکلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور

حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے ''مجموعہ مقالاتِ حامدیہ'' کا پہلا حصہ جو ''قرآنیات'' سے متعلق ہے شائع ہو کر مارکیٹ میں آچکا ہے، رعایتی قیمت : ۸۰روپے

(رابطہ نمبر : 0333-4249-302)